Regd. No. M 93

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | نوریت بلا توریہ انجیل تجیل | گویان صفت سیرت سرور محمد

نمبر ۲۲ | مورخہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۲۹۰ ہجری روز یکشنبہ | جلد ۲

لا الہ الا اللہ | مثنوی متحد | محمدؐ رسول اللہ

بعد حمد اللہ و نعت مصطفےٰ — دوستون سے اپنے ہی یہ التجا — سید الکونین ختم المرسلین — آخر آمد بود فخر الاولین

مخبر صادق کے فیض عام کا — ہی یہی پرچہ انجمن اسلام کا — سارے نبیون سے دل انصاف ہی — بدز بانی شیوہ اجلاف ہی

قیمت اسکی بیشگی دو آنے چار رقعہ — ہی مع محصول سالانہ شمار — خود روی مین گو خر عیسیٰ ہی طاق — چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

لیک جو سرداہرین عالی ہمم — دیتے ہین اونکو بطرز تحفہ ہم — مذہب احمد ہی توحید احد — شرک کو تنکیث کے کرتا ہی رد

ہونگی خبرین مندرج اسمین مفید — ہونگی دین حق کی ہی گفت و شنید — قال حق ہی قل ہو اللہ احد — باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

کیونکہ کالے پاوندی ہین اجل — دین حق مین ڈالتی ناحق خلل — بی پدر فرزند پیدا کند — طفل را در مہد گویا کند

تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا — کرتے ہین توہین فخر انبیا — آدم و حوا کے کب ہان باپ تھے — قدرت خالق سے تھے پیدا ہوے

افترا بہتان و الزام قبیح — سرور عالم پہ دہریہ ہین صریح — وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا — ابن مریم کیونکہ جیتا بن گیا

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنہ پاکان زند — اک خدا کو تین مین کرنا حلول — ہی سراسر کفر کی ناہنسی کی بھول

دین حق پر اپنے ہین ہم استوار — ہین دل و جان سے محمد پر نثار — انبیا معصوم ہین اور بے گناہ — کیون کہینگا ما نکو شہر جہ آہ

اول مین ہے دوم ۲ جبل سوم ۳ صنوبر چہارم بنطحال کاح
آیت ۲ و ۳ و ۴ باب ۲۵ سموئیل اول مین ہے پنجم ۵ سکہ
پنجم مہنیت ششم ۶ ابی طال ہفتم ۷ جلاجنکا نکاح آیت ۲
باب ۳ سموئیل دوم مین درج ہے ہشتم ۸ بیت دفتر
ایام جو پہلے اوریا کی زوجہ تھی پھر داؤد علیہ السلام کے
نکاح مین آئی جنکا حال آیت ۲۷ باب ۱۱ سموئیل دوم
مین درج ہے نہم ۹ شوحیت ابشاگ یہ عورت نہایت حسین
اور لبکیلہ تھی مگر جماعت نہایت ضعف اور پیری کی
داؤد علیہ السلام اس سے مقاربت نہ کر سکے جنکا حال
مفصل کتاب سلاطین اول کے باب ۱ مین مرقوم ہے اور دہم
سموئیل باب ۵ و رسس ۱۳ مین لکھا ہے سو داؤد نے جرون
سے آکے یروشلم مین اور پھوکریان اور جوروان کین اور
داؤد کے اور بیٹا بیٹی پیدا ہوے - انتہی -

پس اس سے ظاہر ہے کہ سوای ان نو کے اور بہت سے
عورتین حضرت داؤد علیہ السلام نے کی تہین چنانچہ
اسی واسطے اہل اسلام کے نزدیک داؤد علیہ السلام
کے تئو جوروان مسلم ہین - از روی نقل انبیا کے عصمت
ثابت ہو چکی ہے اسوقت مخالف کے موخہہ بند کرنے کو
واسطے عقلی دلایل سے انبیا کی عصمت ثابت کیجاتی ہے
تاکہ معترض اور اوسکے معاون آیندہ کو کسی نبی کی نسبت
ایسا کلمہ بے ادبی کا نہ کہین اور ہر ایک نبی کی عصمت کا
او نہین خیال رہے اور ہمارے ناظرین اخبار ایسے بولنے
کرنے والون کو ان دلائل عقلی سے نادم کرین دلایل

جلد ۲

متعلق بہ ہین اول اگر نبی کو بعد ثبوت عصمت نہ تو اوسکا
نبی ہونا لاحاصل ہے کیونکہ جب وہ خود لوگون کے
سامہنے خلاف عصمت کے کام کریگا تو اوسکے وعظ اور
نصیحت کیا کارگر ہوگی اور اسکے کہنے پر کسیکو یقین نہوگا
سب یہی کہینگے کہ جو کام آپ کرتا ہے ہمکو اس سے بچنا
ہے پس وہی مثل صادق آویگی کہ خود را فضیحت دیگران را
نصیحت دوسری ہم پوچھتے ہین کہ نبوت مقتضی عصمت
ہے یا نہین اگر ہے تو سب انبیا معصوم ہین اور اگر نہین
تو مسیح بھی من حیث الانسانیت نبی تھی وہ بھی معصوم
نہین ہونگے اور الوہیت کا اشتراک نبوت مین نہین
وہ علیحدہ شے ہے تیسری اگر نبی معصوم نہووے تو تبلیغ
احکام مین گواہی اوسکی قابل اعتماد کے نہوگی - چوتھی
اگر نبی گنہگار رہون تو دوسرے لوگون سے زیادہ تر
مستحق عذاب کے ہووین کیونکہ جو شخص گناہون سے
برائی اور اوسکی سزا سے واقف ہوکر پھر گناہ کرے جاوے تو
وہ زیادہ مستحق عذاب کا ہوتا ہے پس انبیا عوام سے زیادہ
معذب ہووین اور نبوت اونکو لئے وبال ہووے -

پانچوین اگر نبی گناہ کرین تو اونکی امت کو اونکی پیروی مین
گناہ کرنے ملازم آوین کیونکہ متابعت نبی کی امت کو لازم
ہے - پس نبی بجاے رہنمای کے مضل ہووین - چہ خوش اگر انبیا
جو رسول اور مقبول خدا کے اور برگزیدہ تمام خلقت کے
ہین گناہون سے نہ بچ سکین تو عوام کو تکلیف اجتناب معاصی
اور صدور امر امر و نواہی جو کتب ربانی مین درج ہین

خبر پنجم

جب یوسف مصر سے واپس ہوکر شہر ناصرہ مین بی مریم رہا
اوسکے حال مین متی ورس ۲۳ باب ۲ مین لکھتا ہے تاکہ
جو نبیون کی معرفت کہا گیا تھا کہ وہ ناصری کہلائیگا پورا
ہو۔ حال انکہ مجموعہ سبیل کی کسی کتاب مین یہہ ذکر
نہین اور اب عیسائی عذر کرتے ہین کہ جو کتابین مجموعہ
سبیل سے معدوم ہوگئی ہین اور یہودیون نے عداوت سے
پہاڑ دین اور جلا ڈالین اونمین یہ خبر ہوگی سو یہ محض وہم
ہے بلکہ اہل کتاب مین مشہور تہا کہ ناصرہ سے کبھی
کوئی اچھی چیز پیدا نہین ہوسکتی چنانچہ یوحنا ورس ۴۶ باب
اول انجیل یوحنا مین ہے کہ ناتہانائیل نے اوسے کہا
کہ کوئی اچھی چیز ناصرہ سے نکل سکتی ہے۔

خبر ششم

جب مسیح نے پطرس کے مکان مین اگرچہ بیمارون کو
اچھا کیا اوسکی بابت متی باب ۸ ورس ۱۷ مین لکھتا ہے
تاکہ کامل ہو جو کچھ یسعیاہ نبی کے معرفت کہا گیا کہ اوس نے خود
ہمتیان ہماری لے لین اور اوسنے ہماری بیماریان
اوٹھالین یہہ صاف غلطی ہے کیونکہ یہ اشارہ ورس ۴
باب ۵۳ کتاب یسعیاہ کیطرف کیا ہے حالانکہ وہ کل باب
یرمیاہ نبی کے غم اور اضطراب کا بیان ہے جو اوسپر واقع
ہوئے اور جسکے بابت اونہون نے ایک کتاب نوحہ یرمیاہ اور
دوسری مرثیہ یرمیاہ تصنیف کی تہی منجملہ اونکے فیاحات
یرمیاہ ابتک مجموعہ جیل مین مجلد ہے اور مرثیہ یرمیاہ کو

یہودیون نے معدوم کردیا اور تمام علمای یہود اور اکثر
علمای مسیحی بھی اس باب کا مصداق یرمیاہ کو بتلاتے
ہین۔ بعضے عیسائی لوگ اسی باب سے خبر مصاحب اور
کنارہ ہونے مسیح کے نکالتے ہین وہ بھی صرف وہم ہے۔
اور تحقیق یحیی اور ذکریا کے بھی صادق آسکتی ہے۔

خبر ہفتم

جب مسیح بہت لوگون کو شفا دینے کے تاکید کی کہ کسی پر
ظاہر نکرین اوسکی بابت متی باب ۱۲ ورس ۱۷ مین لکھتا ہے
تاکہ کامل ہو جو کچھ یسعیاہ نبی کے کہا گیا تہا ۱۸
دیکھو نوکر میرا جسکو مینے چنا اور محبوب میرا جس سے دل
میرا خوش ہے الخ اسمین باب ۴۲ کتاب یسعیاہ کیطرف
اشارہ کیا ہے حال انکہ یہ صریح غلط ہے کیونکہ اس باب
کے چوتہی آیت یہ ہے کہ عاجز و دل شکستہ نہوگا جب تک
عدل کو زمین پر قایم نکر لیوے اور یہ آیت ورس ۳
و ۵ و ۸ و ۱۰ باب ۵۳ کے برخلاف ہین جنمین اور
گرفتگی اور دل شکستگی وغیرہ کا بیان ہے علاوہ برین
باب ۴۲ کا مفصل حال بشارت محمدی مین ہم لکھہ
چکے ہین اور اوسمین بالتخصیص اولاد قیدار اور ساکنان
کوہستان عرب کیطرف اشارہ ہے جس سے صاف
واضح ہے کہ سوائے جناب محمد رسول اللہ کے طرف
بالکل اشارہ نہین ہے۔ چنانچہ معاینہ ورس ۱۱
و ۱۲ و ۱۳ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ باقی آیندہ۔

راقم مرنا موحد جالندہری۔

سوال از عیسائیان

یہ سوال ہمارے پاس برای اظہار ابتدا آیا ہے جو مفسر ہی ہے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نماز کی حقیقت بیان کردی کہ کیا
اوسمین کے اندر کچھ پیغمبرون قرات اور کسے وقت کی نماز
تھی اور کس طرح سے پڑہی۔ اوسمین کے بعد حواریون اور
رسولون نے اوسیطرح پڑہی یا کچھ فرق ہوا۔ اور نماز حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اور اون کے پہلے نبی کے نماز مین کیا فرق
تھا اور نماز جس حکم سے پڑہی اوسکا حوالہ کتاب عہد جدید سے
دین۔ اور اگر مطلق نہین پڑہی تو کیا وجہ اور بعد اون کے
کس بنا پر کب سے کس حکم سے شروع ہوی۔ المستفسر بندۂ خدا

ثبوت تحریف

توریۃ مین ثبوت تحریف اور نصاریٰ کے تعصب کا بیان اگر کسی
نصارے کو جواب اوسکا آتا ہو تو بیان کرے۔

واضح رہے کہ زمان ۶۰۶ قبل مسیحی مین بخت نصر نے
بیت المقدس کو برباد کیا جیسے یرمیا نے خبر دی تہی اور
یہود کو گرفتار کرلایا اور پھر مطابق فصل ۲۲ یرمیا کے
ورس ۱۲ کے کہ کورش کے زمانہ سے یہودی بعد ستر سال کے یعنے
سنہ ۵۳۶ قبل مسیحی مین خلاص ہوکر بیت المقدس مین آباد
ہوے اور پھر یرمیا نے فصل مذکور مین جیسے تا ورس ۱۹
فصل مذکور مین ہے بیت المقدس کی بربادی کے پھر جنکو
کوئی کمی وہ جو پہلے حضلوقیا مین رہتے تہے شمالیون کرتا
سے لکھ آیا ہے پس دارایوس بن احشویروش بعد چند
بادشاہ ہونے مذکور نے سنہ ۴۳۳ قبل مسیحی مین بادشاہ

سنہ ۴۳۱ قبل مسیحی مین بادشاہ ہوا اوسکے سنہ اول جلوس مین دانیال کی فصل نہ ۹
جواب ہوکر ای خداوند پھر ہو بیت المقدس کو دیران کیا
تھا اوسکا آخر کیسا ہوتا ہے پس حکم ہوکہ برباری بیت المقدس
یا رہگیر سے واقعات ختم اور سلطین تک ستر ہفتے یعنے چار سو نوے
سال ہوے ہین اور پہلے اوسے یون ہوتا ہے کہ چار سو بیس سال
یعنے ساٹھ ہفتے صدور فرمان سے مسیح سردار تک ہوتی ہین
چنانچہ بہ ستور مطابق فرمودہ ہوے اگر تحریف نہین ورنہ
فصل مذکور مین پھر کیون نو ہفتے وساٹھ ہفتے کرکے ہین دیکھو
ورس ۲۶ فصل نہم مذکور کو غور سے اور رفع مسیح تک ساٹھ ہفتے
وچار ہفتے و پانچ روز صدور فرمان سے کرتی ہین کیونکہ
صدور فرمان تعمیر بیت المقدس سے دوسرے جلوس دارایوس
مین ہوا ہے یعنے سنہ ۵۲۱ مین پھر کیون ساٹھ کو سلامت رکہی
چار ہفتے و پانچ روز کو نو ہفتے ترجمہ عربیہ توریۃ مطبوعہ سنہ ۱۸۱۱
مین کردی ہین اور صاف ورس ۲۶ فصل نہم مین لکھتا ہے
کہ بادشاہ یعنے باشپاشین جسکے عدد باب ۱۳ مکاشفات کے
آخر مین ۶۶۶ لکھتا ہے جب آویگا سات سال تک اپنا زور کریگا
اور پھر جبکہ اوسکو ضعف آویگا اپنے ہفتے کو بعد نصف ہفتے
یعنے ساڑہے تین سال پیچھے بیت المقدس کو سنہ اسی اپنے
سنہ وفات مین برباد کریگا اور وہ سنہ ستر مسیحی مین آیا اور بعد
ایک و نیم ہفتے کی یعنے ساڑہے نو سال پیچھے بیت المقدس کو
برباد کرگیا پھر اوسکو کیون ستر و بہتر مین برباد ہونا لکھتے ہین۔
اور جناب رسالت پناہی سنہ ۵۳ سنہ ۵۳ مسیحی مین پیدا ہوے
ہین یعنے سنہ اسی مسیحی کے بعد چار سو نوے سال پیچھے پھر کیون

چاند ان پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عفی کے چھپا

دعوت تنبلی مین کیا ہی مزا
حاصل دنیا کو وہ سمجھے ہین
مرغ و نان و سیم و زری چیز ہے
عیش دنیا ہی مگر خواب و خیال
چاہتے ہو گر نجات آخری
چھوڑو ہمہ دہری یہی بھائی ہو

رامپور

صاحبزادہ محمد عباس علیخا صاحب بہادر کے خلف محمد نبی خان
اور دو ہمشیرہ زادون کے ۱۲ ستمبر روز جمعہ وقت نو بجے دن
ایک بجے دن کے بحکم نواب صاحب بہادر شہر سے چلے گئے
اور آیندہ رامپور آنے کی ممانعت ہو گئی کہ بلا طلب و اجازت
سرکار شہر مین نہ آنے پاوین انکی حرکات ایسے تھے کہ کوئی
مہینا ایسا نہوتا ہوگا کہ دس پانچ شکایت کوتوالی و
بندگان حضور مین نہ پہونچتے ہون گے بباعث خاندانی
ہونے کے تو یہ سمجھے ہوے تھے کہ ہم مامون زاد بھائی
والی شہر کے ہین اور عباس علیخا صاحب ایک محکمہ صدر
کچہری کے حاکم ہین اور واقعی ہر ایک بسبب لحاظ خاندان
و پاس عہدہ ہونے حضور پرنور کے طرح دیتا تھا۔
ہر چند حضور معدلت نے بزرگانہ طور چشم نمائی کی اور
صاحبزادہ موصوف نے پدرانہ نصیحت فرمائی مگر کچہ مفید نہوی
اور بہ مجبور اطاعت لوگون کی مانند ناچکو پنکھے باندہ کر نصف
شب تک شمشیر جات پہر ناکم نہوا انکی خورش سے عاجز و
عفت بہ فتنہ آتے جاتے خوف کھاتے تھے۔ صاحبزادہ

جناب عباس علیخان صاحب نے دربارہ پیدائش کرنیوالے
برخلاف فسادون کے خلاف اور قوا سے ایسے ہوکر فرمانے
چاروان طرف سے انکی فریاد تھی بسبب مقصد
خوبداری تہو با تھا حضور پرنور نے مجبور رہکر
فرمایا کہ شہر مین نہ رہیو آیندہ آنے ہی نہاوین گے

ماپلون کی شرارت کا نتیجہ

حال مین گورنمنٹ مدراس نے اس قوم کے لئے نامس
اک ایکٹ نما لا ہی جسکا نام ماپلے ایکٹ ہے اس ایکٹ کے
ایک دفعہ مین لکھا ہے کہ اگر کوئی ماپلہ جرم قتل مین گرفتار
ہو تو علاوہ سزائی پھانسی کے اسکا مال و اسباب بھی قرق
کیا جاوے۔ اور بعد پھانسی اسکی لاش جلائی جائیگی
یا کانٹون مین جیل کے اندر دفن کیجائیگی۔

خان خیوا

بیچارہ خان خیوا بڑی گرفتاری مین مبتلا ہے نہ ادہر سے
چین نہ ادہر سے آرام ہے۔ روس بھی اس سے بدظن
ہین اور اسکے لوگ بھی اسکے جان کے دشمن۔ رعایا
خان اسکے دشمن قتل مین چنانچہ جب روسیون کو یہ معلوم
ہوا کہ خان خیوا اپنے رعایا کے ہاتون قتل کئے جانیوالا ہے
لہذا انکی ایک منتخب فوج اسکی حفاظت کیلئے روانہ کی
گئی ہے۔

امیر کابل

امیر صاحب والی کابل کا مزاج مبارک صحت پذیر ہے۔
خبر ہے کہ جناب امیر شیر علیخا صاحب الحال جا بجا قلعجات
اور بارکس تعمیر کرنیکا حکم دئے ہین چنانچہ انہون نے ایک شہر کے

بشنا ور۔ یہ بین فیصلہ ناطق کیا ہو کہ ناوکنز صاحب پشاور
سے بحث و مباحثہ کرکے اور دو سرے بحثون کا تنشہ یا جانا لفاظ

سوال از عیسائیان

انجیل مین لکھا ہے کہ عیسیٰ خدا کا اکلوتا بیٹا آسمان
پر خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔

اب جواب دین کہ فرزند کے نسبت جو باپ سے دور ہی جانب
یمین غیر اور مہمان بیٹھتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہو
کہ عیسیٰ خدا کا فرزند نہین بلکہ غیر ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ
بجائے داہنے کے باہنے ہاتھ بیٹھتا اسکا کیا جواب ہو۔
دربار کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر دونون طرف رئیس کی نشست
ہو پس جانب چپ خالی کیون ہے یا یہ کہ اوس طرف
حضرت مریم یا روح القدس کی بیٹھ ہے۔ مستفسر محمدی

پادری عماد الدین کے بعض نزلیات کا جواب

واضح ہو کہ جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے کتاب اعجاز
عیسوی کو چند فصلون مین توریت و انجیل کی چند آیات
باہم متناقضہ بطور نمونہ ایسی لکھی تہین کہ جنکے جواب سے اس
زمانہ کے پادری لوگ بالکل عاجز تھے چنانچہ عرصہ بیس سال
تک کسی گورے اور کالے عیسائی کو یہہ جرأت نہوی کہ
کتاب مذکور کے کسی فصل کے جواب مین کچھہ تھوڑی سی
بھی قلم فرسائی کرے اگرچہ اکثر عیسائی علاوہ لون اعتراضون
کے اہل اسلام سے خفیف خفیف سی باتون پر اڑتے رہے
مگر جب کتاب مذکور کا حوالہ آجاتا تو دم بخود رہ جاتے۔
سنہ ۶۶ء مین اس ندامت کو رفع کرنیکو پادری عماد الدین

بجواب ترجمہ بشارۃ

پادری نے سرحنا یا اور ہی مرتبہ سے مولوی صاحب کو
کام و کار اور تازہ بایبل کے اعتراض کیا کہ بعض باتین
مندرجہ مین قرآن شریف کی اون آیات کو جو کسی فصل باہم
مخالف نہ تھین بوجہ مخالف ظاہر ہونیکے کہ معترض نے
اپنے بہت سی آیات کے صریحا معنے بگاڑ کر اون کو باہم مخالف
کر دیا ہو اور چند وجوہ بے سبب نہ سمجھنے اصلی مطالب کے اور بسبب
بواعث ناسخ منسوخ ہونے کے اوسکو باہم مخالف نظر آئی
ہین حالانکہ اوس نے اتنا بھی نہ سوچا کہ جس حالت مین خود
قرآن مین صاف لکھا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ولو کان
من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ یعنے تم قرآن مین
فکر نہین کرتے اگر یہ خدا کا کلام نہوتا تو تم اسمین بہت
سا اختلاف پاتے پس مین جو بعض آیات کے اصلی
معنی بدلکر اور بعض کو بسبب ناواقفی کے باہم مخالف ٹہرانا
ہون کیا اس سے عقلا اور منصف لوگ مجھپر ہنسی اور
ہنسی نہ کرینگے اگرچہ بالفرض میری نزدیک وہ آیات باہم
مخالف ہین مگر صاحب قران نے جو اس شد و مد سے دعوے
کیا ہے کہ قرآن مین کوئی اختلاف نہین شاید ایسا ہی ہوگا
اور مین غلطی سے اونکو مخالف ٹہراتا ہونگا کیونکہ ایسا
دعوی علی الاعلان خاصکر اون دشمنون کے سامنے کہ جو
تمام عمر اسی بات مین مصروف ہین کہ کسیطرح کوئی نقص
ہم قران مین پکڑین تو صاحب قران کو ملزم ٹہرائین بجز
بہمہ وجوہ صداقت اور کمال راستی کے کوئی شخص نہین
کر سکتا پس اس صورت مین معترض پر فرض تھا کہ قرآن شریف

کی تھا سیر منداوند کی طرف رجوع کرکے اون کے صحیح معنی
اون سے دریافت کرنے مگر وہ نہ پاسکے تو ناچار کہدیا
کہ اگر ایسے ہی متعلق ہے تو بموجب قواعد تفسیر اور صرف نحو
کے مفسروں کو منسوخ پر افتراض کرکے ثابت کرا کھلانے کہ
انکے معنی یون نہین اصلاح پر چا نہین۔ اوسوقت انکے
اعتراض قابل لحاظ بھی ہوتے اب صرف منہ سے کہدینا
کہ کرئی محمدی عالم ان اعتراضون کا شافی جواب نہین
دیسکتا کمال درجہ کی شوخی ہے۔ باقی یہ بین ناسخ منسوخ
آیات سوا اوپنر بھی کسیطرح اعتراض وارد نہین ہوسکتا
کیونکہ نسخ کلام الٰہی مین از روی دلایل عقلیہ و نقلیہ ثابت
ہے گو اس زمانہ کے عیسائی نسخ کو کلام الٰہی مین بلا وجہ
موجہ محال اور قبیح سمجھتے ہین مگر متقدمین بے تعصب عالم
فاضل عیسائیون نے امکان نسخ تو بجائے خود بلکہ وقوع
نسخ کا توراۃ و انجیل مین تسلیم کرلیا ہے چنانچہ ہمارے
علماء نے مثل صاحب استفسار و ازالۃ الاوہام وغیرہ کے
اس امر کو ایسا مشرح بیان کردیا ہے کہ مخالف کو سوائے
آمنا و صدقنا کے اور کچھ چارہ نہین مگر اس مقام پر بھی
بنظر خوف تشکک ناظرین کے بطور اختصار دلون معنی نسخ
و مصلحت اہل اسلام کو بیان کرکے اوسکا وقوع حسب اقرار
مفسرین توریت و انجیل مین ثابت کیا جاتا ہے و بعد
اوسکے معترض کے وہ کہون امہزلیات کا بصراحت
تمام جواب دیا جاویگا۔ پس واضح ہے کہ ہمارے نزدیک
نسخ صرف اوامر و نواہی عمل مطلق مین آتا ہے جیسا کہ تقریر سابق

پہین گیا ہو۔ و ناسخ انا یعترض علی الاوامر والنواہی
دون الاخبار۔ پس قصص و مابنا مین ہرگز
نسخ کے قائل نہین ہین اور ایسا ہی امور متعلقہ تصدیق
مسئلہ یہ کہ خدا موجود ہے اور امور حسنہ مین مثل صدق و
وفاء شب و امانت وغیرہ ہرگز قابل نسخ نہین ہین ہان
محل نسخ صرف اوامر و نواہی عمل مطلق ہین کہ جنکے قید
دوام اور ابدی اور موقت بوقت معین ہونے اور محل امر
والعدم مہمل ہونے کی حالت مین احکام وجوبی مثل امر بایمان
باللہ اور نہی عن الشرک اور احکام مقید بابدیت مثل
ولا تقتلوا انفسکم شہادۃ ابدًا اور احکام موقت مثل فاعفوا
واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ بھی محل نسخ سے دور ہین
پس محل نسخ منحصر ہوا اوامر اور نواہی مطلقہ مین جنکے
کہ علم الٰہی مین یہہ مقرر تھا کہ فلان حکم بشکل کذائی فلان
وقت تک باقی رہیگا بعد اوس وقت معین و معہود کے
یا بزیادت شئے مکمل ہوگا یا بالکل موقوف ہو جائیگا یا بحکم
دیگر جو بظاہر نزدیک ہمارے مخالف اول ہے مبدل ہوگا
پس یہ حکم ہم لوگون کے نزدیک زوال یا تبدیل ہے لیکن
حقیقت مین خدا تعالی کے نزدیک بیان ہے مدت بقائی
حکم اول کا کہ اس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ حکم اول کی مدت
تمام ہوی۔ مثال اسکی بلا تشبیہ یون ہے کہ کوئی امیر کسی
شخص کو یا تین مت حکومتی کہ اس کام کو کرتا رہ لیکن
اپنے دلمین مقرر کرلے کہ اوس سے ایک برس خدمت کرائیگا
جب ایک برس گذر گیا تو اوس نے اوسکو موقوف کردیا پس

پیسا مرتبہ ہر فرد بشر کا ہر وقت ہر حالت مین ہر شخص کے
حق مین ہر امر کے نسبت یہ حکم ہے کہ وہ ہمیشہ کے واسطے
ہو گرہ مین فرمان مستقل کچہری کا ہر پیشگاہ سے
ج کیوقت کچہری مین حاضر رہنیکا ہوتا ہو اگر وہ حاضر نہین
بیجا و بیمحل نہین جاتی اگر منظور خاطر حکام ہی بتا ہیکہ
ہمیشہ نہ رہو ایسا رہیگا پس جب بعد انقضاے مرسم
یہ کہنا کہ حکم مخالف اول کے صادر ہوا تو حقیقت مین یہ
دوسرا حکم مغیر و مبدل حکم اول نہین بلکہ بیان مدت اوس
حکم کا ہے - اس زمانہ کے متعصب عیسائی نسخ کو جو مانتے
اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ اگر حکم اول بمقتضاے حکمت و مصلحت
تھا تو اوسکا باطل کرنا جہل اور حکم ثانی خلاف حکمت ہے
اور اگر بمقتضاے حکمت و مصلحت نہ تھا بلکہ حکم ثانی بمقتضاے
حکمت و مصلحت ہے تو حکم اول بمقتضاے جہل و بے حکمتی تھا
اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو یہہ استدلال مغلوب ہوتا ہو
شریعت موسوی اور عیسوی پر کیونکر آیا شریعت موسوی
بمقتضاے حکمت تھی یا نہین اگر تھی تو شریعت ثانی یعنے
عیسوی جہل و بے حکمتی ہے ورنہ شریعت اول جہل و بے
حکمتی ہے پس لازم آتا ہے کہ شریعت عیسوی یعنے انجیل
باطل ہو کیونکہ شریعت موسوی مسلم و مجمع علیہ ہے -
دوم یہ دلیل بھی کئی وجہ سے باطل ہے - پہلے یہ کہ استدلال
نے اپنے دلیل مین نسخ کو بمعنی ابطال لیا ہے : بمعنی مصلحے
اہل اسلام حالانکہ دونون مین آسمان زمین کا فرق ہے
پس بمقابلہ اہل اسلام یہ دلیل لانی فائدہ نہین دیتی

جسکا

ہو دہ بیکہ ہو ہا ہو سکی وقوع نسخ ہو ہی "ہا ہا ہا"
ہو وی ہیں ہیکہ ہو گے ہا ہو سہ ہو سری یہ کہ ہو گئے ہیں
کہ حکم اول بمقتضاے حکمت اور مصلحت اوس وقت کے تھا
بمقتضاے مصلحت حاضر حکم ثانی بمقتضاے مصلحت ہے
حکمت اس وقت کے یہ مثال اسکی اسطرح پر ہے کہ ایک
حکیم واسطے ایک شخص کے اون ایام مین کہ اوسکو صفرا کی
مرض ہو تبرید تجویز کرے اور پھر واسطے اوس شخص کے اوسی
زمانہ مین کہ جب اوسکو مرض بلغمی لاحق ہوا ہی جوشاندہ
حار تجویز کرے تو یہہ امر موجب نقصان حکمت طبیب مین
ہوگا بلکہ عین حکمت ہے اسیطرح اگر حکیم مطلق حسب تبدیل
مصالح بندون کے کسی حکم کو ہماری دانست مین بدلے
تو خلاف حکمت نہین بلکہ عین حکمت ہے کیونکہ تغیر و تبدل
مزاج سر عین اور مصالح بندون مین واقع ہے - عقل سلیم
اور حکمت حکیم مین پس کسی شق پر جہل اور بے حکمتی اشد
جلشانہ کی متصور نہین ہو سکتی - تیسری یہ کہ جب حکم الہی
علم الٰہی مین موقت ہوا اور وقت اور مدت بیان ہوئی تو
اوس حکم کی مصلحت وقت اور حکمت یہی وقت معہود تک
ملحوظ تھی پس ایسے حکم کے زوال سے کسی طرح اوس علم
مطلق لایزال کی جہل و بے حکمتی لازم نہین آسکتی -
اب اس دعوی کی تصدیق مین مفسرین اناجیل کے اقوال
سننے چاہئین - بارنس صاحب اپنی تفسیر کے جلد اول کے
صفحہ ۴۰ مین ذیل آیت ۷ باب ۵ - انجیل متی مین جو
یہہ کہ توریت کے احکام تین قسم پر منقسم ہین - ایک

اخلاقی - رسمی - قومی ملکی - ان تینون سے اول قسم
کے حکم تو کبھی منسوخ اور بدل نہین سکتے مگر باقی دونون قسم
کے حکمون پر نسخ آسکتا ہی اور منسوخ بھی ہوی اسکی مثال
یون ہی کہ ایک کپتان اپنی فوج کو یہہ حکم دی کہ میری سامنے
سرخ رنگ کی وردی پہنکر حاضر ہوا کرین اور بعد کیہ عرصہ
کے یون کہے کہ نیلے رنگ کی پہنکر حاضر آیا کرین پہر بعد ازان
کہے کہ زرد رنگ کی پہنکر سامنے آیا کرین اسمین کسیطرح کا
اعتراض وارد نہین ہو سکتا کیونکہ یہ بات حاکم کی مرضی پر
موقوف ہے جسطرح وہ چاہے اپنے کاربندون کو حکم
دے سکتا ہی - ملخصًا -

اور اسکاٹ صاحب اگرچہ بسبب غفلت نسخ مصطلح اہل اسلام
کے نسخ سے سخت منکر ہین مگر تاہم اپنی تفسیر کے جلد اول کے
صفحہ ۴۸ مین صاف لکھتے ہین کہ شریعت رسمی مسیح مین
پوری ہوکر زایل ہوی شریعت اخلاقی جسکی بابت مسیح
یسان کہتا ہے ہمیشہ فرض رہیگی انتہی -

پھر بارنس صاحب اپنی تفسیر کے جلد اول کے صفحہ ۳۲۰ مین
لکھتے ہین کہ مطلقہ عورت کے نکاح کا حکم جو توریت مین لکھا
ہے وہ ہمارے خداوند مسیح کے اس حکم سے جو انجیل متی
کے باب ۱۹ - آیت ۹ مین لکھا ہے منسوخ ہوگیا اور آیندہ
کے لئے ہمیشہ یہی حکم رہیگا -

پھر دوسری جلد کے صفحہ ۱۳۱ مین کہ عیسوی دین سے
توریت کا احکام دربارہ ختنہ و حرمت حیوانات وغیرہ
وغیرہ بیت سے منسوخ ہو گئے -

پھر اسی جلد کے صفحہ ۲۰۳ مین لکھا ہے کہ آئین موسوی
کو منسوخ نہ دلاتا تھا حتی کہ جو لوگ اسپر چلتے تہے اونکی بھی
نجات نہین دلاتا تہا اور یہ انسان کو دوزخ سے نہین
بچا سکتا تہا اور کوئی سامان نجات کے واسطے نہ طیار
کر سکتا تھا یہ ایک نمونہ کے طور پر تھا جب اصل آگیا تو
اب نمونہ کی کچھ حاجت نہین -

پھر اسی جلد کے صفحہ ۸۲ مین لکھا ہے کہ آئین موسوی
مین ذکر دنیا کی باتون کا تہا اور انجیل مین آسمانی باتون کا
اور نیز توریت مین صرف حال کی زندگی کے طریقے بیان
ہوی تھے اور عزت و حشمت دنیوی کا ذکر تہا اور کوئی تسلی
بخش چیز قیامت کے لئے نہ تہی حالانکہ عہد نامہ مین وہ
باتین ہین اس لئے وہ لائق منسوخ ہونے کے تھا -

پھر اسی صفحہ مین دفعہ ۲ مین لکھا ہے کہ جسنے دین
عیسوی بر بتلایا اور پسلتایا کیا اسی تعلیمین موسوی منسوخ
ہوتی گئین - اور اب وہ وقت آیا ہے کہ قیام موسوی آئینہ
کو موقوف کیجائے اور اسکا کچھ لحاظ نہ کیا جاے - اوپر ہر
لکھتے ہین کہ اکثر یہود جو دوسرے یہودیون کو آتے تھے
وہ پولوس مقدس کو دشمن موسوی کہا کرتے تھے -

پھر اسی جلد کے صفحہ ۳۰۳ مین ذیل آیت ۷ و ۹ باب
۲ عبرانیان پر لکھتے ہین کہ خدا نے پہلے ہی سے پرانے
عہدنامہ کو عیب دار اور ناقابل نجات سمجھکر کچھ مدت کے لئے بہوم
کو دیا تھا اور چونکہ یہ کامل اور بے عیب نہ تھا اس لئے ایک
بے عیب اور کامل عہدنامہ دیا گیا چنانچہ یہی عقیدہ ہے
ان عالمون کا۔ گرد شش۔ سٹوارٹ روزن مر
ارمس۔

پھر اسی صفحہ مین لکھتے ہین کہ بیشک پرانے عہدنامہ مین
کچھ نقص ہوگا جو خدا نے دوسری کا وعدہ کیا اور وہ
جو آپ دیا جائیگا وہ اس سے مخالف ہوگا اور اس سے
اوسکے نقص چھپ جائینگے۔

پھر تفسیر مذکور کے جلد ۵ کے صفحہ ۶۵ مین ذیل آیت ۱۵
باب ۲ نامہ افسیون کے یون لکھا ہے کہ یہودیون مین بہت
سے قانون مختلف مروج تھے اور وہ اپنے تئین خدا کے
پاک بندے خیال کرتے تھے اور کہتے تھے کہ صرف ہم لوگ ہی
نجات پائینگے اور بت پرستون کے قانون اور رسومات کو
برا سمجھتے تھے لیکن جب مسیح آیا تو یہودیون کے سب قانون
رسمی منسوخ ہو گئے از انجملہ اونکے قربانیان اور روزہ ہین

پھر اسی جلد کے صفحہ ۲۸۲ مین ذیل آیت ۵ باب اول نامہ
تیتس یون لکھا ہے کہ یہ جو یہود بعض حیوانات کو پاک
اور بعض کو ناپاک جانتے تھے پولوس مقدس فرماتے
ہین کہ مسیحی دین سے یہ قید جاتی رہی اور سب جانور پاک
اور حلال شمار کئے گئے انتہی۔

جلد ۲

پس جب سبب اول مذکورہ بالا فرضی ثابت نہین ہوسکتا
کل امور ثابت ہو گیا تو اب پادری صاحب کے اون
تخالفات کا جواب جو اوس نے اپنے زعم باطل سے قرآن شریف
مین ثابت کئے ہین سب کا مفصل سنایا جاتا ہے۔

(پہلا اختلاف) سورہ بقر مین ہے۔ کہ اس کتاب مین
اس قرآن مین کسیطرح کا کچھ شک نہین۔ پھر کہا وان
کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا۔ اگر تمکو قرآن کی نسبت کچھ
شک ہے۔ پس پہلے بطور استغراق نفی شک کی تھی
دوسری مین وجود شک ثابت کیا۔

جواب معترض صاحب اگر کسی عالم سے پہلے مدافعت
کر لیتے یا تفسیرون سے اس مقام کو دیکھ لیتے تو زاپ
وہو کہہ کھاتے اور نہ اور لوگون کو دیتے کیونکہ مدار کل التفسیر
مین پہلی آیت کے ذیل مین صاف لکھا ہے کہ خدا تعالی
نے یہان پر محل شک کی نفی کی ہے یعنے جو شخص قرآن
شریف کی واضح دلیلون پر غور اور تامل کرے تو اوسکو کچھ
شک کرنیکی جگہہ نہین رہتی نہ یہ کہ کوئی شخص قرآن پر شک
نہ کریگا۔ پس دونو آیت کا یہ مطلب ہے کہ قرآن شریف
مین اگر غور کرو تو کوئی جگہہ شک کرنیکی نہین ہے لیکن
اگر تمکو کچھ شک ہے تو مثل اسکی بنالاؤ۔ ہمین اختلاف کیا ہوا
اختلاف تو یہ ہے جیسا کہ انجیل متی کے باب ۵ کی آیت ۱۶
مین لکھا ہے۔ اسیطرح تمہاری روشنی آدمیون کے سامنے
چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھین اور تمہارے
باپ کی جو آسمان پر ہے ستایش کرین۔ اور پھر اسی انجیل کے

نمبک

[illegible] کو لوگون کے سامنے کہنے کے لئے نکر نہین دیتا
[illegible] ہے اور اسلئے وہ باہر نہین نکلتا۔ دیکھو پیشوا نے
اپنے شاگردون کو لوگون کے سامنے نمبک کھانا کھنے سے منع کیا
تھا مگر اب وہی پیشوا لوگون کے سامنے نمبک کھا رہا ہے
نمبک کھایا کرو فقط۔ باقی آیندہ۔

تتمۂ ردجواب

رباعی ظاہر ہوگی دیکھے سے نہ سوچھو گے اگر سے۔
یہ دن کیون دیکھتے صاحب اگر رکھتے خبر جسے۔ زبان کو
چلی ہے بتاؤ کون موہنہ آیا۔ ذرا اضافہ تو کیجئے نکالنے شروع جسے۔

اب مصرع تحض صلے۔ کو مناسب ہے کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لے
اور اپنے ہموطن بھائیون کے آگے اس نور افشان کے
ذریعہ سے امریکہ مین دنائی دین کیونکہ صاحب انڈین
مرر کا کہنا مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۷۳ نمبر ۱۲ مین تحریر فرماتے
ہین کہ امریکہ مقام سانفرنسسکو کے بہت عورتون نے اندنون
کثرت ازدواج کے لئے درخواست گزرانے ہی کیا وجہ کہ عورتین
بہت ہین اور انہون نے یہ بھی ثبوت کر دیا کہ بیبل مین
کثرت ممانعت کہین منع نہین لکھا اور تعجب یہ ہے کہ یہ
درخواست عورتون کے طرف سے ہوی ہے۔ اسوقت یہان
گنجایش نہین ہے کہ درخواست مذکور کو درج کرین۔
انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ کو وہ درخواست علیحدہ واسطے
تعزیت طبع ناظرین کے درج اخبار کئے جاینگی مگر حضرت
معترض کو چاہیے کہ اسمین ذرا انکھین کھولکر اپنے ہندو

[illegible] ہے اور اسلئے وہ باہر نہین نکلتا۔ دیکھو پیشوا نے
اپنے شاگردون کو لوگون کے سامنے نمبک کھانا کھنے سے منع کیا
تھا مگر اب وہی پیشوا لوگون کے سامنے نمبک کھا رہا ہے
نمبک کھایا کرو فقط۔ باقی آیندہ۔

تتمۂ ردجواب

رباعی ظاہر ہوگی دیکھے سے نہ سوچھو گے اگر سے۔
یہ دن کیون دیکھتے صاحب اگر رکھتے خبر جسے۔ زبان کو
چلی ہے بتاؤ کون موہنہ آیا۔ ذرا اضافہ تو کیجئے نکالنے شروع جسے۔

اب مصرع تحض صلے۔ کو مناسب ہے کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لے
اور اپنے ہموطن بھائیون کے آگے اس نور افشان کے
ذریعہ سے امریکہ مین دنائی دین کیونکہ صاحب انڈین
مرر کا کہنا مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۷۳ نمبر ۱۲ مین تحریر فرماتے
ہین کہ امریکہ مقام سانفرنسسکو کے بہت عورتون نے اندنون
کثرت ازدواج کے لئے درخواست گزرانے ہی کیا وجہ کہ عورتین
بہت ہین اور انہون نے یہ بھی ثبوت کر دیا کہ بیبل مین
کثرت ممانعت کہین منع نہین لکھا اور تعجب یہ ہے کہ یہ
درخواست عورتون کے طرف سے ہوی ہے۔ اسوقت یہان
گنجایش نہین ہے کہ درخواست مذکور کو درج کرین۔
انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ کو وہ درخواست علیحدہ واسطے
تعزیت طبع ناظرین کے درج اخبار کئے جاینگی مگر حضرت
معترض کو چاہیے کہ اسمین ذرا انکھین کھولکر اپنے ہندو

نشان

[illegible] ہے کہ عورتون کو [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے [illegible] ہے
[illegible] ہے

نہ کرتا ہو دیکھ کر تا ہا ملعین ملعون ہو رس ہو
نہ کے کہرنے سے سلفت پاک کرے اور تیسری تو
جا تو میری بندہ داؤد کے مانند ہو اجسنے میرے حکمون
کو مضبوط کیا اور اپنے سارے دل سے میری فرمان بردار
رہے فقط وہی کیا جو میرے نگاہ مین اچھا تہا انتہو۔
اب دیکھو علیہ السلام کو کیسا ہی قصور کرنا خدا سے دشمنی
کرنا ہے اور معترض جو کہتا ہے کہ اسنے بیحد سخت فعل اوسکے
بھولنے آیا سو یہہ اونکی ایمانداری کی نشانی ہے کیونکہ
خدا تعالی جو اونکے مسیح کا بڑا باپ ہے وہ تو تعریف کرے
کہ داؤد میری نگاہ مین اچھا تہا اور معترض اونپر سخت
فعل کا الزام لگاوے آفرین ہے اس ایمان پر پہلا
انبیا کے نسبت ایسے ایسے صلواتین سنائی جاتے ہین
اور دن کو بندہ شیطان کہنا آپ سے کچھ جائے
افسوس نہین ہے۔ اور کثرت مناکحت بیبل کی رو سے
راقم پہلے پہل ردجواب مین ثابت کر چکا ہے۔ کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے تین عورات تہین ایک سارہ دوم
ہاجرہ سوم قتورہ جنکی نکاح کا حال پیدایش کے باب ۱۶
درس ۲۹ باب ۲۲ درس ۳۔ اور باب ۲۵ درس ۶
مین موجود ہے اور حضرت یعقوب کے چار عورت
تہین ایک راحیل بنت لابان جو نہایت حسین اور ناز
اندام تہین جسپر یعقوب عاشق ہوکر اوسکے لینے کے
واسطے ۱۴ سال اوسکے باپ کی خدمت کرتے رہے تہے
دوم لیاہ جو ہمشیرہ راحیل کی تہی سوم بلیاہ کنیز ک

راحیل چہارم زلفا کنیز کہ لیاہ کی تہی جو اول
پیدا ہوئے اوسکے باپ ۳۰ اور ۳۵ مین مسیح ہے اور حضرت
موسی علیہ السلام کے وقت تہین ایک سو بیس برس
زن بیشمار جنکی تہی اوسکے باپ ۱۱ اور ۱۲ اوسکے باپ
گنتی کی باب ۲۶ مین ہے اور جلعاد جسکی نسبت اور
پاکیزگی کا حال کتاب تاریخون کے باب ۷ مین ہے
اوسی کتاب کے باب ۲ مین لکہا ہے کہ جدعون کے ستر
بیٹے تہے جو اوسکی صلب سے پیدا ہوئے تہے کیونکہ اوسکی
جورو ان بہت تہین اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے
۱۰۰۰ ہزار تک نوبت پہونچا دی تہی دیکھو کتاب اول سلاطین
باب ۱۱ درس ۳ اور اوسکی سات سو جورو تہین اور تین سو
حرم انتہی۔ اور علاوہ اسکے خدا تعالی نے حضرت سلیمان
کو اپنا فرزند کہا ہے کیونکہ بیبل مین جابجا لفظ فرزند
آیا ہے جن سے خدا خوش ہوتا انکو بطور محبت فرزند کہتا
دیکھو باب ۲۸ درس ۵ و ۶ کتاب اول تاریخ مین ہے
اور میرے سارے بیٹون مین سے کہ خداوند نے مجھے بہت
بیٹے دئے ہین اوسنے میرے بیٹے سلیمان کو پسند کیا کہ خداوند
کی مملکت اسرائیل کے تخت پر بیٹہے ۶ اور اوس نے مجھے کہا
کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے لئے گہر اور بارگاہ بنا ویگا کیونکہ
مینے اوسے چن لیا کہ میرا بیٹا ہو اور مین اوسکا باپ ہونگا۔
اور اسیطرح حضرت داؤد علیہ السلام کے بہت جورو ان
تہین چنانچہ تعداد اونکی حسب ذیل ہے۔ اول میخال بنت
ساول بادشاہ جسکے نکاح کا حال آیت ۲۰ باب ۱۸ اسموئیل